OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u2.v5.04(21)10-16

رشوت ایک معاشرتی ناسور

Bribery A Social Evil: An Islamic Perspective

Dr. Muhammad Aziz Ullah
Khateeb Central Mosque ICP.

Dr. Rais Gul
Lecturer in Sociology at Islamia College Peshawar.

Dr. Badshah Muhammad
Deputy Demographer, Population Department KPK.

Received on: 02-10-2021 Accepted on: 03-11-2021

Abstract

It is an inarguable fact that bribery is a social evil and can prove highly fatal to the different institutions of a society. The Holy Quran considers it the major force behind the decline of numerous civilizations and nations of the past. Different nations suffered the wrath and anger of Allah on account of this malignant distemper. The Holy Quran alludes to the fate of these nations and tribes in order to set them example for the followers of prophet Muhammad (SAW) and to warn them about the dire consequences of practicing this evil. As a matter of fact, Muslims should have shunned this notorious practice but contrary to it and as an irony of fate, this menace is flourishing with leaps and bounds under different nomenclatures. The outcome of this can be seen in the worsening economic and religious conditions of the country. From rulers to the subjects, this curse is being carried out in diverse guises and on the pretext of different self-fabricated excuses. This study not only problematizes the issue of bribery in Pakistan but also attempts to highlight it from different angles. The study also suggests certain means of prevention, which if followed both in letter and spirit, will help in the alleviation and containment of the problem.

Keywords: Social Evil, Islamic perspective, Holy Quran, Alleviation, Containment, Problem

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور تم لوگ ایک دوسرے کا مال ناحق خرد برد نہ کرو اور نہ اس سے حکام تک پہنچاو کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاو"[1]

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت کے تحت تمام قسم کے ناجائز خرید و فروخت دھوکہ، غصب، ظلم وغیرہ آتے ہیں۔[2] سعیدی ابو حبیب نے رشوت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔"رشا الفرخ رشواَ مدراسه الیٰ امه لتزقه: یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب چوزہ اپنے ماں کی طرف منہ اٹھائے تاکہ ماں اس کو کچھ چگالے۔

ترشاہ کے معنی ہیں لاینه کما یصانع الحاکم بالرشوة یعنی اس کا ایک معنی نرم کرنا بھی آتا ہے جسے حکام کے ساتھ رشوت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔[3]

امام لغت علی بن محمد بن علی الجرجانی رشوت کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔''الرشوۃ ما یعطی لا بطال حق او لا حقاق باطل'' رشوت اس چیز کو کہتے ہیں جو حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کے لئے دیا جائے۔[4]

رشوت عموماً تین میدانوں میں زیادہ لیا اور دیا جاتا ہے۔ کوئی آدمی اپنی ذاتی personal احتساب اور مجبوری کی بناء پر ادا کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو حکام وقت کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور اس طرح ناجائز مفادات کے حصول کی خاطر حکام بالا تک پہنچائی جاتی ہے اس کا نام ہدیہ، تحفہ، گفٹ یا بالائی آمدن رکھا جاتا ہے نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ تیسری وہ جو اقتدار اور اختیار کے حصول کے لئے اور مراعات کی صورت میں قوم کے قائدین تک پہنچائی جاتی ہے۔

منشی عبدالرحمٰن خان مرحوم رشوت کے مختلف انواع پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "بعض محکموں میں رشوت بنیادی حقوق کا درجہ رکھتی ہے اس کا رشتہ ذات کے بجائے منصب سے ہوتا ہے مثلاً عتاب حکام سے بچنے کے لئے زمیندار اپنی پیداوار میں سے سرکاری زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر بلا حیل وحجت علاقہ کے افسران تک پہنچاتے ہیں"۔

صنعتی اور تجارتی ادارے رشوت خور افسران اور ملازمین کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اپنی مصنوعات کی قیمتوں میں فہرستیں درج کرتے وقت ان کا کمیشن بھی شامل کر دیتے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیوں، فرموں، اور ملوں کے مالکان نے گران قدر مشاہروں پر افسران بالا خاص رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

بعض ہوشیار اور عیار قسم کے تاجروں اور صنعتکاروں نے حسین و جمیل پیشہ ور قسم کی لڑکیاں پرائیوٹ سیکریٹری یا سٹینو ٹائپسٹ کے طور پر ملازم رکھی ہوتی ہیں جو ضروری یا ناجائز کام نکلوانے کے لئے افسران نوازی کی خدمات سر انجام دیتی رہتی ہیں۔ یہ جنسی رشوت مالی رشوت کے مقابلہ میں سستی پڑتی ہیں۔ اور جدید ہونے کی وجہ سے لذیذ ہوتی ہیں اور اس کے ذریعے جلدی مشکل حل جاتی ہے۔ بے قاعدگیاں، بے ضابطگیاں کرنے والے سنمائوں، اداروں، کارخانوں اور دوکانداروں کی طرف سے متعلقہ افسران یا انسپکٹر کا ماہانہ مقرر ہوتا ہے۔ بعض اعلیٰ افسران نے اپنے محکمہ کے ٹھکیدار کے لئے شرح کمیشن مقرر کی ہوتی ہے جو ٹھکیداروں بلوں کی وصولی کے بعد باقاعدگی سے بلا عذر پہنچاتے رہتے ہیں۔[5] اس مختصر سی تمہید کے بعد اب دیکھتے ہیں کہ وہ کون کونسے عوام ہیں جن کی وجہ سے رشوت لیا اور دیا جاتا ہے تاکہ ان عوام کو ختم کیا جائے یا کم کیا جائے۔

رشوت کے عوامل:

رشوت لینے کا سبب معیار زندگی (Life Standard) کو بہتر سے بہتر بنانے کا غلط تصور ہے جو مغربی تہذیب اور مغربی علوم کا نتیجہ ہے۔ جسکی وجہ سے لوگوں کے دل و دماغ سے روحانیت کا تصور ختم اور مادیت کا تصور غالب ہو گیا اور اب حال یہ ہے کہ ہر بندہ پر تعیش زندگی کے حصول کیلئے دن رات ایک کرتا ہے چاہے اس سے کسی پر ظلم کرنا پڑے کسی کے خون سے ہاتھ رنگین کرنا پڑے یا کسی کے آبرو پر ہاتھ ڈالنا پڑے اور اللہ تعالیٰ ورسول کے قوانین کو توڑنا پڑے یا ملکی قانون کے ساتھ مذاق کرنا پڑے۔

رشوت کی جو برائی قرآن مجید وسنت میں بیان کی گئی یہاں تک کہ یہود پر اس بیماری میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے لعنت کی گئی۔(نساء:۱۶۱)تاکہ کوئی مسلمان بھی رشوت کے حصول کو جائز نہ سمجھے لیکن بادی النظر میں یہ ہے کہ ایک سے بڑھ کر ایک اور روز بروز اس خبیث فعل کے لین دین میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور کوئی مسلمان اس کو حرام کہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا اس کی اور بہت سے وجوہات کے ساتھ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ اصحاب علم نے اخلاقی درس اور وعظ نصیحت پر اکتفا کر کے رہنے پر قانع رہے جبکہ یہ بیماری دواوں سے آگے نکل کر آپریشن کا تقاضا کرتی ہے۔

ان اسباب میں سے دوسرا سبب روحانی قدروں کا معاشرے سے ناپید ہونا بھی ہے۔کسی زمانے میں معاشرے کے اندر محترم اور معزز اس شخص کو سمجھا جاتا تھا جو پرہیز گار ہوتا قوم اور ملک کا ہمدرد ہوتا اس کے ہاں پیسے کو ثانوی حیثیت حاصل تھی اور یوں ان کے لئے قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینا آسان تھا۔اور جب پیسے کی ریل پیل شروع ہو گئی اور ہر بندہ موٗثر اور بنگلے کی خواہش رکھتا ہے تو حالت یہاں تک پہنچی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔لامحدود خواہشات کے لئے محدود وسائل اور محدود عمر کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تو ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر فیلڈ کے لوگوں نے اپنی طرف سے رشوت کے نت نئے طریقے ایجاد کیے۔

ایک تیسرا سبب یہ ہے کہ رشوت کے اس ماحول میں جب دینے والوں کی بھی کمی نہیں اور لینے والوں کی بھی بہتات ہے تو یہ ایک قسم کی ترغیب ہے اس لئے لوگوں کا یقین بن گیا ہے کہ پیسہ ہو تو سارا کام ہو جاتا ہے الیکشن میں قوم کی قیادت کے لئے پارٹی ٹکٹ سے لے کر جامعات سے ہائیر ڈگری وصول کرنے تک سارا کام پیسوں پر حل ہوتا ہے تو کیوں نہ رشوت لیا جائے۔رزق حلال کمانے پر پابندی نہیں ہے چاہے جتنا زیادہ ہو۔

اللہ تعالی نے ہر انسان کو اس کی رزق کے ساتھ دنیا میں بھیجا ہے وہ اگر ہزار جتن بھی کرے مقررہ رزق سے زیادہ نہ کما سکتا ہے البتہ اس کو مومن ہونے کی حیثیت سے اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ حصول رزق کے ناجائز ذرائع سے اپنے آپ کو بچائیں ورنہ اللہ تعالٰی کے غضب کا شکار ہو کر ذلیل ہو گا۔فارسی کا شاعر کہتا ہے:

دو چیز آدمی را کشد زور زور یکے آب ودانہ دیگر خاک گور

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ: جو حلال رزق ہم نے تم کو دیا ہے ان میں سے کھاو اور اس بات میں حد سے تجاوز مت کرو ورنہ تم پر میرا قہر نازل ہو گا اور جس پر میرا قہر نازل ہو وہ یقینا پستی میں جا گرا"۔[6]

رزق کا مفہوم: یہاں پر قابل توجہ بات یہ ہے کہ رزق ہمارے عرف میں صرف اس چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو جو لقموں کی صورت میں پیٹھ میں ڈالا جاتا ہے۔قرآن وسنت کی اصطلاح میں رزق سے مراد صرف کھانے پینے کی چیزیں ہی نہیں بلکہ اس سے مراد ہر وہ چیز جو بندہ کو عطاء کی گئی ہے خوشی، غمی، کھانا پینا، صحت، اولاد، بیوی وغیرہ۔رشوت کا ایک محرک یہ بھی ہے کہ ملنے والی تنخواہ سے گزر اوقات ممکن نہیں

لہذا ہم مجبور ہیں۔ لیکن یہ بھی بے بنیاد عذر ہے اصل وجہ یہ ہے کہ رشوت خور کا پیٹ بڑھتا رہتا ہے اور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ پیسہ ہی اس کا قبلہ اور خدا بن جاتا ہے اور وہ اپنی معیار زندگی رشوت کے راہوں کو دیکھ کر متعین کرتا ہے۔ یہی انسان کی ہلاکت کا وقت ہے جس کا نقشہ قرآن یوں بتایا کرتا ہے۔

ترجمہ: مال کی کثرت نے تمھیں غفلت میں ڈال دیا یہاں تک کہ قبرستان پہنچے گئے۔ تو یہاں پر مال کی کثرت سے مراد معیار زندگی Life Standard کو بلند کرنے کی فکر ہے اور یہی رشوت لینے کا ایک بڑا سبب ہے۔ شریعت اسلامی نے ایک مسلمان کی زندگی کے تین مراحل بیان کئے ہیں۔ اول ضروریات دوم تحسینیات، سوم تعیشات اول الذکر دو درجوں کی اجازت دی اور تعیشات Luxury Life سے منع فرمایا۔[7] جس کے لئے حرام، ظلم، دھوکہ اور رشوت جیسی قبیح امور کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "عن معاذ بن جبل ان رسول الله ﷺ لمابعث به الی الیمن قال: ایاک والتنعم فان عباداللہ لیسوا بالمتنعمین۔[8]

حضرت معاذ بن جبلؓ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کا گورنر بنا کر روانہ کیا۔ اس وقت یہ نصیحت کی کہ عیش و عشرت کی زندگی سے بچتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامی نے ہر اس چیز سے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کردے منع کیا ہے چاہے وہ الات لہو یا سودی کاروبار ہو یا ظلم اور اس کے محرکات وغیرہ۔

رشوت بھی عیش پرستی کے نظریئے سے ہی وصول کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ایک بہترین مثال کے ذریعے امت کو سمجھایا کہ " ان النبی ﷺ قال: ما ذئبان جائعان ارسیلا غنم افسد من حرص المرء علی المال واشرف لدینه۔[9]

دو بھوکے بھیڑیے کسی ریوڑ کے لئے اتنے خطرناک نہیں ہیں جتنا خطرناک کسی آدمی کے دین کے لئے مال اور جاہ کی حرص ہے۔ ظاہر بات ہے ان دو چیزوں سے آج کل دنیا کی رونق قائم ہے اور ان کے حصول کے لئے ہر قسم کی پابندی عبور کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مسلمانوں کے سردار اور ذمہ دار لوگوں کو سختی سے خبردار کیا اور فرمایا کہ: ان رسول ﷺ هدایا العمال غلول۔[10] ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اصحاب اقتدار کا تحفہ بھی رشوت میں داخل ہے۔

رشوت زمین میں عمومی عذاب کا سبب ہے۔ رشوت کی وجہ سے معاشرے کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور دھیرے دھیرے پورے معاشرے کو ظالم بنا دیتا ہے اور یوں کسی فرد یا جماعت کا کام بھی بغیر رشوت کے نہیں ہوتا۔ اور اس مرض کے عام ہونے کی وجہ سے اس کی برائی اذہان سے نکل جاتا ہے اور کوئی روکنے والا نہیں ہوتا کیونکہ ارشاد ہے: ان الشراذا فشا فی الارض فلم یتناه عنه ارسل الله عزوجل باء سه علی اهل الارض الخ۔[11] اگر فساد زمین میں پھیل جائے اور کوئی اس کو نہ روکے تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب مسلط کر دیتے ہیں۔

غرض رشوت کا سلسلہ ایک نہ ختم ہونے والا زنجیر ہے جو اوپر سے نیچے تک پورے معاشرے کو کسا ہوا ہے کوئی طبقہ شاید ہی اس گندگی سے خالی ہو۔ کہیں بھتہ کی شکل میں، کہیں معمول کی صورت میں، کہیں تحفے کے انداز میں اور کہیں کمیشن کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے۔ اس کی کوئی رسید اور ثبوت نہیں ہوتا۔ اس لئے مشکل ہی سے قانون کے شکنجے میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ مذکورہ بالا لوگ آپس میں ملے ہوئے متحدہ

چور ہیں جو ایک دوسرے کو بچانے ہی میں اپنی عافیت محسوس کرتے ہیں۔ کسی زمانے میں یہ چھپ چھپا کر لیا جاتا تھا۔ لیکن آج کل اس خلاف معمول کام کا نام ہی معمول بن گیا ہے۔

پہلے چراغ تلے اندھیرا تھا۔ آج کل بلب کے اوپر اندھیرا ہے اس کو مہذب نام ''—بالائی آمدن'' سے یاد کیا جاتا ہے۔ حد ہو گئی ہے کہ حرام خوری کو بیان کرتے ہوئے بھی آج کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جن کاموں پر لعنت کا اعلان کیا ہے ان میں ایک رشوت بھی ہے۔ بعض لوگ رشوت خوری کے لئے یہ بہانہ تراشتے ہیں کہ سارے لوگ رشوت لیتے ہیں ایک ہمارے نہ لینے سے کیا ہوتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں "عذر گناہ بد تراز گناہ" سوچنا یہ ہے کہ علیم و خبیر خدا اس عذر کو دیکھتا ہے یا نہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں ہاں میں ہاں ملانے والے مسلمان کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''لا تکونوا امصة ''ہاں میں ہاں ملانے والا مسلمان مت بنو۔

رشوت انصاف اور دین و ایمان کے معاملے کے ساتھ تعلق رکھتا ہو تو اس کی شناعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ قرآن مجید میں یہود و نصاریٰ کے تعلق سے بھی رشوت کا ذکر آیا ہے۔ ارشاد ہے: "اے ایمان والو! بہت سے یہودی اور عیسائی علماء ناحق طریقہ پر لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انھیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں انھیں عذاب الیم کی خوش خبری سنائے"۔[12]

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: ''مذہبی رشوت کی روایت آج بھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ قادیانیوں کے یہاں آج بھی بہشتی مقبرہ قادیان میں اصل اور دوسرے مقامات پر اس کی نقل کی شکل میں موجود ہے۔ جن میں کثیر رقم لے کر تدفین کی اجازت دی جاتی ہے اور لوگ اس تصور کے ساتھ وہاں پر دفن ہو جاتے ہیں کہ یہاں دفن ہوتے ہیں وہ داخل بہشت ہوں گے۔ اس تصور کے تحت دور دراز مرنے والے اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ دے کر اس قبرستان میں جگہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ مغفرت نامے تقسیم کرنے کی جدید اور مہذب شکل ہے اب مسلمانوں میں بھی یہ بیماری در آئی ہے کہ اگر فلاں بزرگ کی قبر کے قریب دفن ہونے کا موقع ہاتھ آجائے تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ حالانکہ انسان کا مسئلہ عقیدہ و عمل اور تعلق مع اللہ سے حل ہو گا۔[13]

رشوت خوری کے انسانی زندگی پر بھیانک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رشوت کے ظاہر کو جب دیکھا جائے تو ایک معمولی سا کام لگتا ہے کہ بغیر استحقاق کے کسی کے قانونی حق کی ادائیگی کے مقابلے میں کچھ وصول کرنا لیکن اس کے بعد جو اثرات اس کام پر مرتب ہوتے ہیں وہ انسانی اعمال، اخلاق اور معاشرے کے لئے خسارے کا باعث ہیں۔ سب سے اول یہ کہ رشوت خور حقوق العباد کو ضائع کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف فرمائیں گے کیونکہ وہ بے نیاز ہے اور بندے اپنے حقوق معاف نہیں کریں گے کیونکہ بندے محتاج ہیں۔ دوم یہ کہ رشوت خود پوری قوم بلکہ ریاست کے نظام کو درھم برھم کر کے رکھ دیتا ہے اور یوں انصاف کا نظام جو مطلوب ہے اور جس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ چلایا ہے برباد ہو جاتا ہے اور ایسے فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ سوم یہ کہ رشوت ایک گناہ نہیں بلکہ کئی گناہوں کی

طاقت اس کے اندر ہے اس سے نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور دعا جیسے نیک کام خراب ہوتے ہیں۔

ظلم کا تعلق کسی قوم، قبیلہ یا خاندان سے نہیں ہوتا یہ جہاں بھی پایا جائے قابل مذمت ہے اور جس کے ہاتھوں سے بھی اس کا صدور ہو قابل رد ہے۔ جب ظالم کے بارے میں یہ تصور ہو کہ یہ میرے قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہے اس وقت قوم کی کشتی ڈوب جائے گی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مظلوم کی مدد تو جانتے ہیں ظالم کی مدد کا کیا مطلب؟ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اس کا ہاتھ ظلم سے روک دو (یہ اس کی مدد ہے)[14] رشوت اللہ کے بندوں پر ظلم کی ایک بد ترین شکل ہے جس کی پاداش قوموں پر اللہ کا عذاب آیا ہے۔ اس عمل کی وجہ سے ملک میں فساد پھیلتا ہے۔ فساد جب عام ہوتا ہے تو عذاب بھیجا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے فرعونیوں پر عذاب کا ذکر اس سلسلے میں فرمایا کہ فرعون میخون والا تھا یعنی مضبوط بادشاہی کا مالک جب بندوں پر ظلم شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کا کوڑا ان پر مارا ارشاد الہیٰ ہے:

رشوت ستانی بھی طغیان کی ایک قسم ہے جس سے فساد پھیلا ہے تو عذاب کا موجب ہے۔[15]

اس ظلم سے نجات کے لئے معاشرے کے ہر طبقہ اور ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ ایک دوسرے کو اس کے بھیانک نتائج سے آگاہ کرنا چاہیئے اس مقصد میں کامیابی کے لئے تعلیمی اداروں میں سیمینارز اور کانفرنسیں منعقد کرنا چاہیئے، علماء کرام اپنے خطبات میں اس کام کی برائی اور نقصان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اہل قلم حضرات اس کے مضر اثرات سے اپنے مقالوں اور مضامین کے ذریعے بیداری لانے کی کوشش کریں۔ الیکٹرونک میڈیا میں اس کے لئے وقت مختص ہونا چاہیئے۔ حکومتی سطح پر رشوت سے متعلق دفعات کو کام میں لاکر سخت ترین سزا کا اعلان ہونا چاہیئے اور یہ کام جب ایک عرصہ تک ہو جائے تو انسانی ضمیر جاگ اٹھے گی ورنہ قرآن تو اس قسم کی کاموں کو فتنہ سے تعبیر کرتا ہے جس کا شکار آج اگر آسودہ حال لوگ ہیں تو کل کو اس آگ کی لپیٹ میں عام معاشرہ بھی آسکتا ہے۔ سب سے اہم رکاوٹ اس ظلم کی راہ میں یہ ہے کہ ہر بندہ سادہ زندگی کو اپنائے دنیا آباد کر کے آخرت برباد نہ کرے۔

مولانا اسلم شیخوپوری مرحوم نے نضرۃ النعیم کے حوالے سے رشوت کے سات مادی اور روحانی نقصانات گنائے ہیں۔

1. رشوت کا لین دین اللہ تعالیٰ کے غضب، رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت اور دنیوی واخروی عذاب کے استحقاق کا سبب بنتا ہے۔
2. بعض اوقات انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔
3. حکام اور رعایا دونوں کے اخلاق اور عادات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔
4. کمزوروں، مظلوموں، اور بے کسوں کے حقوق ضائع ہوتے ہیں اور ظلم عام ہو جاتا ہے۔
5. رشوت لینے، دینے اور دلال سب پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔
6. رشوت لینے والے کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ کر قیامت کے دن دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔
7. عدل وانصاف کی بنیادیں کمزور پڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے عام لوگوں کا اعتماد اپنے بادشاہوں، وزیروں، عدلیہ اور انتظامیہ سے اٹھ جاتا ہے۔[16]

حوالہ جات

1۔بقرہ ایت 188

2۔الاکلیل فی استنباط التاویل، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، مکتبہ اسلامیہ میزان مارکیٹ، کوئٹہ بلوچستان پاکستان طبع ۱۴۰۳ھ صفحہ ۲۸

3۔القاموس الفقھی، سعیدی ابو حبیب، ادارہ القرآن کراچی، پاکستان صفحہ ۱۴۹

4۔کتاب التعریفات، باب الرا، صفحہ :۸۱ مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور، پاکستان

5۔منشی عبدالرحمٰن خان، بازار رشوت صفحہ 20,21,22

6۔طہ ،۸۱

7۔تکاثر ۲-۱

8۔لامام احمد، مسند احمد۔دار لفکر بیروت ۱۹۹۴ ج ۲۵۸

9۔امام احمد۔مسند احمد، دار الفکر بیدوت ۱۹۹۴ ج ھ ۳۵۰

10۔امام احمد، مسند احمد۔ج ۳۵۱۹

11۔الف:(امام احمد۔مسند احمد۔دار الفکر بیروت ۱۹۹۴ ج، ۱۸۱۱۰)ب:احکام القرآن قرطبیؒ۔الجز السادس ۱۸۴ بیروت

12۔القرآن توبہ ۲۴

13۔خالد سیف اللہ، راہ عمل زم زم پبلشر کراچی ج ۲ حصہ چہارم صفحہ ۱۳۸

14۔بخاری، کتاب المظالم، باب اُعن اخالا ظالما او مظلوما

15۔سورۃ الفجر ،۱۱، ۱۲

16۔درس قرآن وحدیث، اسلم شیخوپوریؒ، ص ۱۱۲، بحوالہ نضرۃ النعیم۔